خطبہ نمبر ۲۱

سوموار
۳۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۹	سوموار ۔ ۲۶ ۔ ربیع الثانی ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۳ ۔ اخاء ۱۳۷۳ ھش ' ۳ ۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ اچھی باتوں کی طرف بلانے اور بری باتوں سے روکنے کو روزمرہ کا شیوہ بنالے

جس نصیحت میں عجز' انکساری' محبت اور دل کا گہرا جذبہ نہ ہو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتی

اپنے ماحول میں نصیحت کی عادت ڈالیں تو اللہ غیروں کی تربیت کی ذمہ داریاں آسان کردے گا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۲۶۔ ظہور ۱۳۷۳ ھش (۲۶۔ اگست ۱۹۹۴ء) بمقام ناصر باغ گروس گراؤ جرمنی کا متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔(-)

جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح اور دیگر دینی اجتماعات آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ جلسے کا افتتاح ہو رہا ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے میرا یہ طریق ہے کہ جمعے ہی پر افتتاح کا اعلان کردیا جاتا ہے اور جمعے کے مضمون میں ہی افتتاح کے لئے نصائح شامل ہو جاتی ہیں۔

اس جلسہ کے ساتھ دنیا بھر میں کچھ اور جلسے کچھ اور اجتماعات کچھ تربیتی کلاسز منعقد ہو رہی ہیں۔ سب کی خواہش ہے کہ ان کا ذکر کردیا جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع چکوال کا چوتھا سالانہ اجتماع' کل جمعرات سے جاری ہے اور آج خطبہ (-) کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا۔ اسی طرح ضلع خوشاب کی مجلس انصار اللہ کا اجتماع بھی کل سے جاری ہے اور آج ختم ہوگا۔ مجلس انصار اللہ ضلع سرگودھا کا سالانہ اجتماع آج منعقد ہو رہا ہے اور یہ ایک ہی دن کا اجتماع ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ فاکس بون مارلیشس کا ریجنل اجتماع آج ۲۶۔ اگست سے شروع ہو رہا ہے اور کل ۲۷ تک جاری رہے گا۔ جماعت احمدیہ زائیر کا تیسرا جلسہ سالانہ کل ۲۷۔ اگست سے شروع ہو رہا ہے دو دن جاری رہے گا اور ۲۸۔ اگست بروز اتوار اختتام پذیر ہوگا جماعت احمدیہ چار کوٹ جموں و کشمیر کی تمام مجالس کا مشترکہ سالانہ اجتماع بھی کل ۲۷۔ اگست بروز ہفتہ سے شروع ہے۔ اور ۲۸۔ اگست تک جاری رہے گا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ دوبئی ایک جلسہ (-) منعقد کر رہی ہے اور اس جلسے کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہے یہ تمام جماعتیں جن کا اس وقت اعلان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ٹیلی ویژن کے رابطے کے ذریعے ہمارے اس اجتماع میں برابر کی شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے ان اجتماعات میں برکت دے اور تمام نیک امنگوں اور تمناؤں کو پورا فرمائے اور اجتماعات کی برکتیں خواہ وہ ایک روزہ ہوں یا دو روزہ یا تین روزہ لمبے عرصے تک ان میں جاری و ساری رہیں۔

جماعت احمدیہ کا نصب العین جس آیت کریمہ کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے

(-) چاہئے کہ تم میں سے ایک قوم ایسی ہو جو اس بات پر وقف رہے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے (-) اور اچھے کاموں کی ہدایت دیتی رہے۔(-) اور بری باتوں سے روکتی رہے۔(-) ایسا کرنے والے ہی ہیں جو ضرور کامیاب ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کے نصب العین میں یہ بات داخل ہے کہ ہم نیکیوں کی طرف بلائیں۔ اچھی باتوں کی طرف بلائیں نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ یہی وہ ہتھیار ہیں جن کے ذریعے ہم نے (دین حق) کے لئے عالمی جنگ جیتنی ہے۔ اور ان ہتھیاروں کو روزمرہ استعمال کرنا اور عادت بنالینا ہی ایک ایسا اہم فریضہ ہے جو جماعت کو توجہ کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

دینی ہتھیاروں کا استعمال کرنا ضروری ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ محض ہتھیار سجالینا ہی کافی ہوتا ہے۔ بعض لوگ پستول لگائے پھرتے ہیں۔ اور دوسرے ہتھیار ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں۔ مگر جب وقت آتا ہے تو ان کے ہتھیار ان کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ ہتھیار کے لئے ایک روزمرہ کی واقفیت' روزمرہ کا انس ان ہتھیاروں سے' ایسی واقفیت کہ جس کے نتیجے میں از خود وہ ہاتھوں میں بروقت پہنچیں اور صحیح ٹھیک نشانہ لگاسکیں یہ کام ایسا نہیں جو محض ہتھیار سجانے سے خود بخود آجاتا ہے۔ ایک ایسا کام ہے جس کے لئے وہ لوگ جو ہتھیاروں کو سمجھتے ہیں اور ان سے واقعتہً فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ان ہتھیاروں کو روزمرہ کی زندگی کا ایسا حصہ بنالیتے ہیں کہ ہر وقت ان سے کھیلتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات ایسے نشانہ باز میں نے بھی دیکھے ہیں کہ ہاتھ میں پستول ہے تو بار بار ہاتھوں میں اٹھاتے ہیں اور بار بار اس کو اچھال کے اچانک نشانہ لیتے' اسی طرح شکاری جو ہوائی نشانہ لینے میں مشق کرتے ہیں' وہ کم و بیش روزانہ ہی خالی بندوق سے کھیلتے رہتے ہیں۔ خواہ سامنے کوئی شکار ہو یا نہ ہو۔

نیک نصیحت کے دو مقاصد تو نیک بات کی طرف بلانا اور نیک نصیحت کرنا دو مقاصد رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ اپنی آپس میں تربیت کی جائے دوسرے یہ کہ تمام دنیا کو بھلائی کی طرف بلایا جائے۔ جن لوگوں کو روزمرہ ان ہتھیاروں کے استعمال کی عادت نہ ہو وہ دوسری قوموں کو بھی اس طرف بلانے کا سلیقہ نہیں جانتے۔ وہ لوگ جو روزمرہ گھروں میں اس خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے ہتھیار کو صحیح طریق پر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

استعمال کرنے کی پریکٹس نہیں کرتے ان لوگوں کو باقی دنیا میں بھی اسے استعمال کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پس یہ جو قرآن کریم نے نصیحت فرمائی ہے بہت ہی اہم ہے اتنی اہم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو نیکیوں کی طرف نہیں بلاتے 'بدیوں سے روکتے نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کشتی میں سوار کچھ لوگ ہوں جس کی ایک اوپر کی منزل ہو اور ایک نیچے کی منزل ہو نیچے کی منزل والے اس کشتی کی تہہ میں سوراخ کر رہے ہوں اور ان کو اوپر کی منزل والے روکیں نہیں کہ ہمیں کیا یہ تو نیچے کی منزل میں ہونے والا واقعہ ہے۔ نتیجتہً جب وہ سوراخ ہو جائے تو ان سب نے بہر حال غرق ہونا ہے۔ یہ قوموں کی زندگی قوموں کی بقا کا مسئلہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسی طرح اس کو سمجھا اور سمجھایا پس جماعت احمدیہ کو اس بات کو روزمرہ کا شیوہ بنالینا چاہئے کہ اچھی باتوں کی طرف بلانا شروع کریں اور اچھی باتوں کا حکم دیا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں۔

نصائح کے اسلوب

اس سلسلے میں میں کچھ احتیاطیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس ہدایت پر عمل کرنے کے کچھ اسلوب ہیں کچھ تقاضے ہیں جن کو نظر انداز کر کے ہم اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہاں (-) جو لفظ فرمایا گیا ہے اگرچہ اس میں حکم کا مضمون پایا جاتا ہے مگر آنحضرت ﷺ نیک کاموں کی طرف حکماً نہیں بلایا کرتے تھے۔ بلکہ پاک 'دل پر اثر کرنے والی نصیحت کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی تلقین فرماتے تھے۔ اور اگر کوئی اس پر عمل نہ کرے تو اس کو سزا دینے کا کبھی آپؐ نے ارادہ نہیں فرمایا۔ بلکہ آپؐ کا دل اس کی حالت پر مغموم ہو جایا کرتا تھا۔ کہ نیک بات سن کر بھی اس پر عمل نہیں کرتا۔ پس (-) مراد یہاں نصیحت کرنا ہے نہ کہ تحکم کے ساتھ نصیحت کرنا۔ عجز کے ساتھ نصیحت کرنا ہے نہ کہ تحکم کے ساتھ کسی اچھی بات کی طرف بلانا ہے۔ اور اسی سنت نبویؐ میں اس طریق کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ وہ لوگ جو نصیحت کرتے تو ہیں مگر سنت کے مطابق عجز' اور انکساری اور محبت اور پیار اور دل کے گہرے جذبے سے نصیحت نہیں کرتے بلکہ ان کے اندر تحکم پایا جاتا ہے ان کی نصیحت کبھی کامیاب نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات برعکس نتیجہ نکالتی ہے۔ بسا اوقات ایسی نصیحت کرنے والے سوسائٹی میں نفرتوں کے بیج بو دیتے ہیں اور لوگ ایسی نصیحت کرنے والے سے دور بھاگنے لگتے ہیں۔

نصیحت میں طعن و تشنیع سے کام نہ لیں

اسی طرح یہ دیکھا گیا ہے کہ نصیحت کرنے والے بسا اوقات طعن و تشنیع سے کام لیتے ہیں۔ اور نصیحت اس رنگ میں کرتے ہیں گویا جس شخص کو نصیحت کی جا رہی ہے وہ تو ہر نیکی سے عاری ہے اور جو نصیحت کرنے والا ہے وہ بڑا متقی اور بہت ہی خدا تعالیٰ کے ہاں معزز مقام رکھنے والا ہے۔ وہ اس طرح نصیحت کرتے ہیں جیسے نیچے جھک کر کسی ذلیل آدمی کی طرف انسان نگاہ کرے۔ اور اسے روکے جیسے بسا اوقات کتے کو دھتکارا جاتا ہے۔ کہ یہ کام نہ کرو۔ اس میں بھی ایک امر کا مضمون ہے۔ کتا جب برتن میں منہ ڈالنے لگتا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ کس طرح لوگ سختی سے اس کو دھتکار دیتے ہیں۔ لوگ بسا اوقات اپنی نادانی اور نا سمجھی میں انسانوں سے بھی یہی سلوک کرتے ہیں۔ کوئی بری بات ان سے صادر ہوتے دیکھتے ہیں تو حقارت کے ساتھ اور ڈانٹ ڈپٹ کرا سے اس بات سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہم نے نصیحت کا حق ادا کر دیا ہے حالانکہ یہ نصیحت کا حق ادا کرنا نہیں یہ نصیحت کے برعکس مضمون ہے جو نصیحت کا الٹ اثر پیدا کرتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے بعض لوگوں کو طعن و تشنیع کی ایسی عادت پڑ جاتی ہے کہ وہ اپنے لمبے لمبے خطوط میں مجھے بھی ایسی ہی نصیحتیں کرتے ہیں کہ فلاں جگہ یہ ہو رہا ہے۔ فلاں جگہ وہ ہو رہا ہے۔ آپ سختی سے ان کو روکتے کیوں نہیں؟ آپ ان کو ڈانٹتے کیوں نہیں؟ آپ ان کو سزائیں کیوں نہیں دیتے۔ فلاں جگہ ہم نے دیکھا کہ ایسی حرکت ہو رہی تھی۔ تو اپنے مزاج کو میرے مزاج پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس میں بھی تحدّی پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اگر مجھ سے ان کا یہ سلوک ہے کہ گویا مجھے حکماً یہ فرمایا جا رہا ہے کہ فلاں بات یوں ہو رہی ہے فلاں بوسنین لیڈی نے پردہ نہیں کیا ہوا تھا۔ آپ نے کیوں اس کو پروگرام میں آنے دیا۔ فلاں نے فلاں بے احتیاطی کی تھی کیوں ڈانٹ ڈپٹ کر اس کو ٹھیک نہیں کیا گیا۔ اگر مجھ سے یہ طریق ہے تو اپنے ساتھیوں اور عامتہ الناس سے ان کا کیا طریق ہو گا۔ ایسے لوگ سوسائٹی میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نفرتوں کے بیج بو دیتے ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے طریق سے ہٹ کر ایک غیر طریق اختیار کرتے ہیں جس میں کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ یہ ہے (-) یہ لوگ جو اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں گے خدا وعدہ کرتا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہوں گے۔

پس نصیحت کے بھی انداز ہیں۔ سلیقے ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہی سے سیکھنے ہوں گے اور اسی کردار کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالنا ہو گا۔ پس نصیحت کے ساتھ طعن و تشنیع کو ملانا نصیحت کو برباد کر دینا ہے۔ اور ایسا شخص خود آپ ہی نقصان اٹھاتا ہے۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ عمر بھر وہ ایک اندرونی تکبر کا شکار رہا ہے۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ اس کا نصیحت کرنا دوسرے کی بھلائی کے لئے نہیں تھا بلکہ اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے تھا۔ یہ بتانا مقصود تھا کہ میں تم سے بہتر ہوں اور اگر یہی طریق ہو نصیحت کا تو ایسی نصیحت کبھی بارآور ثابت نہیں ہو سکتی۔ پس نصیحت کریں لیکن خلق محمدیؐ کو اپناتے ہوئے پیار اور محبت کے ساتھ دلسوزی کے ساتھ جان گداز کرتے ہوئے اس طریق پر کلام کریں جو دل پر اثر کرنے والا ہو۔ اور اس کے نتیجے میں واقعتہً پاک تبدیلی پیدا ہو۔

اپنا کردار بھی درست کریں

دوسری بات یہ ہے (-) نیکی کی طرف بلانے والے کا کچھ اپنا بھی تو کردار ایسا ہونا چاہئے کہ اس کی نیکی اس کی ذات سے اس طرح چھلکے جیسے لبالب پیالہ بھرا ہو تو اس سے شربت چھلکتا ہو۔ اگر انسان خیر کی طرف بلاتا ہے اور خود مجسم خیر نہیں ہے یا کم سے کم اس خیر کی طرف بلاتا ہے جو خیر اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ نصیحت بھی خواہ عاجزی کے ساتھ کی جائے بالکل بے اثر ثابت ہوتی ہے پس (-) ایک دوہرے فائدے کا مضمون ہے۔ جو لوگ بھلائیوں کی طرف بلانے والے ہیں ان کا ضمیر ان کو ہمیشہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک انسان مجبوراً اس منصب پر فائز ہے جہاں ضرور بھلائی کی طرف بلاتا ہے تو اس کی اپنی کمزوریاں بار بار اس کے سامنے آتی ہیں تو اس کے حضور فریادی ہو جاتی ہیں کہ تم دوسروں کو جن نیکیوں کی طرف بلا رہے ہو اپنی ذات کی طرف بھی توجہ کرو۔

نصیحت کرنے والے کی تحقیر نہ کریں

اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو سننے والے ہیں وہ ایسے شخص سے کیا سلوک کریں؟ بعض دفعہ ایک شخص کسی بھلائی کی طرف بلاتا ہے اس کی اپنی ذات میں اگر وہ نیکی ہو گی تو بعض دفعہ اس کے بچوں میں نہیں ہوتی ہے تو اس کے حلقہ احباب میں کسی میں نہیں ہوتی اس کی بیوی میں نہیں ہوتی اس کے اور عزیزوں میں نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں (دینی) طریق کیا ہے؟ آنحضور ﷺ کا طریق کیا تھا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کبھی کسی نصیحت کرنے والے کو تحقیر سے نہیں دیکھا۔ اور تحقیر کے ساتھ اس کے ساتھ سلوک نہیں فرمایا۔ بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کو نصیحت کی اور ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسا واقعہ ہوا۔ اور جس بات کی نصیحت کی وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ میں اس سے بہت زیادہ پائی جاتی تھی یہاں تک کہ کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ ایک دفعہ ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کو تلقین کی کہ لین دین کے معاملے درست رکھو اور مالی معاملات اپنے صاف کرواب آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اور کون ایسا ہو سکتا ہے۔

صحابہؓ مشتعل ہوئے۔ بعض اس یہودی کی طرف لپکے کہ اسے سزا دیں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے انہیں روک دیا اور صبر کی تلقین فرمائی۔ صرف اتنا کہا کہ ہاں میں نے اس کا کچھ دینا ہے۔ ابھی اس کو ادائیگی کر کے مجھے بری الذمہ کیا جائے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے نہ صرف اس مطلوبہ مال کی ادائیگی فرمائی بلکہ اس سے بڑھ کر دے دیا۔

پس آنحضور ﷺ کی زندگی میں بھی بسا اوقات ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جب آپؐ کو نصیحت کرنے والا خود آپؐ کے مقابل پر ان باتوں میں بہت ہی کمزور اور کچا ہوتا تھا جیسا کہ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے کسی کو صبر کی نصیحت فرمائی کسی کو اور باتوں کی نصیحت فرمائی۔ اس نے الٹ کر آنحضورؐ پر یہ حملہ کیا کہ آپؐ کو کیا پتہ کہ صبر کیا ہوتا ہے؟ جس پر غم پڑے وہ جانتا ہے کہ صبر کیا ہوتا ہے۔ مگر آنحضور ﷺ نے کبھی ایسے شخص کو ڈانٹا نہیں۔ کبھی ایسے شخص کو جواب میں یہ طعنہ نہیں دیا کہ تم اپنی حیثیت کو تو دیکھو اور دیکھو کہ مجھ سے باتیں کر رہے ہو۔ جو ان تمام خوبیوں میں مکارم الاخلاق پر فائز کیا گیا ہے۔ جو اخلاق کی بلند ترین چوٹیوں پر قدم رکھتا ہے۔ کبھی ایک دفعہ بھی آپؐ نے جواباً یہ نہیں فرمایا بلکہ خاموشی اور صبر کے ساتھ اس نصیحت کرنے والے کی دل آزاری کو بھی برداشت کیا۔

جرمنی کی جماعت کو خصوصی نصیحت

پس یہ بھی ایک ایسا پہلو ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور جرمنی کی جماعت میں اس کی خصوصیت سے ضرورت ہے۔ اگر ایک عہدیدار اپنے عہدے کی مجبوری سے ایک نصیحت کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان بعض خوبیوں سے خود بھی عاری ہو۔ یا اس کے قرب وجوار میں اس کے دوست ان خوبیوں سے عاری ہوں۔ جواباً اس پر یہ حملہ کرنا کہ تم اپنی شکل تو دیکھو اپنا حال تو دیکھو ہمیں جس طرف بلاتے ہو اپنے بچوں کو کیوں ٹھیک نہیں کرتے۔ یہ بھی درست (دینی) طریق نہیں ہے۔ یہ ایک نہایت ہی ناپاک ردِ عمل ہے ایک نہایت ہی ناپاک رویّہ ہے۔ جس کے نتیجے میں سوسائٹی میں نفرتوں کے زہر گھولے جاتے ہیں اور نصیحتیں بے کار ہو جاتی ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ نصیحت کا ایک بہت ہی نازک مرحلہ ہے۔ جبکہ نصیحت کرنے والا اپنے فرض کی وجہ سے مجبور ہو ایسے مقام پر مامور ہو کہ اس کا کام ہے کہ وہ نصیحت کرے ایسے موقعے پر دیکھنے والا شاید یہ خیال کرتا ہو کہ اس نے اپنے نفس کو بھلا دیا ہے اور دوسروں کو نصیحت کر رہا ہے مگر میں جہاں تک انسانی نفسیات کو سمجھتا ہوں اس کا یہ خیال درست نہیں ہے کیونکہ بسا اوقات ایسے نصیحت کرنے والے اپنے دل میں خود ہی خود گھلتے ہیں اور غم کھاتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ خدا ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ تاکہ ہم لوگوں کی جن کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ

کمزوریاں ہماری ذات سے بھی بالکل کلیتہً الگ ہو کر ہمارے وجود کو پاک اور صاف چھوڑ جائیں۔

ایسے ماں باپ ہیں جو اپنے بچوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ ان میں بھی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ بچوں میں بعض دفعہ وہ وہ خوبیاں دیکھنا چاہتے ہیں جو ان کی ذات میں نہیں ہیں۔ بچوں میں سے وہ کمزوریاں دور کرنا چاہتے ہیں جو بعض دفعہ ان کے اندر بھی پائی جاتی ہیں۔ اگر اس طریق کو بچے اپنا لیں اور بات بات پر ماں باپ کے سامنے زبانیں کھولیں اور کہیں کہ تم میں بھی یہ فلاں بات ہے تم میں بھی یہ فلاں بات ہے۔ تو ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے اور کسی کو اپنے گھر میں بھی تربیت کی توفیق نہ ملے۔ پس تربیت کے ساتھ کچھ شرافت کے تقاضے وابستہ ہیں۔ اور وہ شرافت ہے جو تربیت کو فائدہ پہنچاتی ہے اور تربیت کو تقویت دیتی ہے۔ جس کو نصیحت کی جا رہی ہے اس کی شرافت کا تقاضا ہے کہ نصیحت کرنے والے کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے یہ دیکھے کہ بات سچی ہے یا نہیں۔ اگر بات سچی ہے تو وہ موقعہ طعنہ دینے کا نہیں۔ بات سچی ہے تو کسی اور وقت اسے کسی اور رنگ میں سمجھایا جائے کہ تم میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے تم اس کو دور کرنے کی کوشش کرو۔

پس آنحضرت ﷺ نے نصیحت کے مضمون میں ایک بنیادی بات ایسی فرمادی ہے جس کے نتیجے میں ہم اپنی نصیحت کے کردار کو مزید صیقل کر سکتے ہیں اور چمکا سکتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا حکمت کی بات مومن کی گمشدہ بات ہے۔ گمشدہ اونٹنی کی طرح ہے۔ گمشدہ اونٹنی کہاں سے ہاتھ آتی ہے کون اسے پہنچاتا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ وہ حکمت کی بات کو اپنی بات سمجھتا ہے۔ پس جن لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ان کو نصیحت کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہئے یہ دیکھنا چاہئے کہ نصیحت اچھی ہے یا بری ہے؟ اگر بری ہے تو اس سے کنارہ کشی ضروری ہے اگر اچھی ہے تو جواباً طعنہ دینا حسن خلق نہیں ہے بلکہ سوسائٹی سے رفتہ رفتہ نصیحت کی قدروں کو اڑا دینا اور باطل کر دینے کے مترادف ہو جاتا ہے جن سوسائٹیوں میں ناصحین کو طعنے ملتے ہیں ان سوسائیٹیوں سے رفتہ رفتہ امر بالخیر اور نہی عن المنکر کا رواج ہی اٹھ جاتا ہے پس سننے والوں کے بھی کچھ تقاضے ہیں اور ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نصیحت اگر اچھی بات پر مشتمل ہے تو اس نصیحت کو طعن و تشنیع میں اڑانے سے نہ ان کو فائدہ پہنچے گا نہ سوسائٹی کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ ان کی ایک نفسانیت ہے جو اور زیادہ موٹی ہو جائے گی ان کی انانیت ہے جو پہلے سے بھی اور زیادہ بڑھ کر سرکشی کرنے لگے گی۔

پس عجز کا مقام سب سے اچھا مقام ہے۔ عجز کی راہیں سب سے اچھی راہیں ہیں۔ پس نصیحت کرنے والا اگر آپ کی نظر میں بعض ان خوبیوں سے عاری ہو جو وہ آپ میں دیکھنا چاہتا ہے تب بھی شکریہ کے ساتھ ان باتوں کو قبول کریں کیونکہ اس نے باتیں اچھی کہی ہیں جو آپ کے فائدے کی ہیں۔ اور اس بات کے وہم کو دل سے نکال دیں کہ نصیحت کرنے والا خود اپنے آپ کو نصیحت نہیں کرتا۔

میں اس بات کا گواہ ہوں ہزارہا احمدی مجھے خطوں میں یہ بات لکھتے ہیں کہ ہم فلاں بات کے لئے فلاں نیکی کی بات کہنے پر مجبور ہیں۔ اپنے بچوں میں بھی اچھی بات دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر خود کمزوریوں میں ملوث ہیں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ اور شرمندہ ہوتے ہیں لیکن اپنی ذات میں ہمیں طاقت نہیں کہ ان کمزوریوں سے الگ ہو سکیں۔ آپ بھی دعاؤں کے ذریعے ہماری مدد کریں۔ پس ناصح کا ایک چہرہ ایسا ہے جو دنیا کو دکھائی دے رہا ہے ایک چہرہ ایسا ہے جو وہ خود اپنی ذات میں دیکھ رہا ہے۔ اور وہ چہرہ جو ہے وہ بسا اوقات عرق ندامت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ بسا اوقات اپنی ذات میں شرمندگی محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ پس اس کا معاملہ خدا پر چھوڑیں اور حق یہ ہے کہ اس کو اچھا جواب دیں۔ اور اس کے لئے دعا کریں (-)

پس نصیحت کے اسلوب اور طریقے خوب باریکی سے سمجھیں اور پہچانیں۔ پھر دیکھیں کہ (اللہ نے چاہا تو) سوسائٹی میں سے کس طرح جلد جلد بدیاں دور ہونی شروع ہوں گی اور خوبیاں ان کی جگہ لینے لگیں گی۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ اسلوب بھی سکھایا ہے۔ اگر کوئی تمہیں اچھی بات کہے تو اس سے بہتر بات میں اس کا جواب دو۔ اگر کوئی تحفہ دیتا ہے تو اس سے بہتر تحفہ اس کو دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یہ توفیق نہیں کہ ہر تحفہ دینے والے کو اسی طرح جنس کے لحاظ سے بہتر تحفہ دے سکو تو پھر دعا کرو اور اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس تحفے کا حق زیادہ بہتر رنگ میں ادا کر دیا ہے۔ پس نیک نصیحت کرنے والا تو نیک بات کہہ رہا ہے اسے الٹ کر دل کو چرکا لگانے والی باتیں کرنا حسن خُلق کے خلاف ہے۔ (دینی) تعلیم و تربیت کے منافی ہے۔ پس یہ دیکھیں کہ کسی نے آپ کو اچھی بات کہی ہے یا بری کہی ہے۔ اگر اچھی کہی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اس اچھی بات کو بہتر رنگ میں اسے واپس کریں نہ کہ برے رنگ میں اور تکلیف دہ رنگ میں واپس کریں۔ اور اگر بری بات کہی ہے تو بری بات کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ یہ تھا کہ صبر اختیار فرماتے تھے اور صبر کے ساتھ بری باتوں کو برداشت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات دینی غیرت کے تقاضے جواب دینے پر آپ کو مجبور کر دیا کرتے تھے یہ ایک الگ مضمون ہے۔ لیکن ہر تلخی کو آپؐ نے حوصلے اور صبر کے ساتھ برداشت فرمایا۔ پس یہ وہ سوسائٹی کا SOIL ہے یہ وہ سرزمین ہے جو نیک باتوں کی نشوونما کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ اگر نیک باتیں' نیک نصیحتیں سننے والے اچھا ردعمل دکھائیں گے تو یہ ایک زرخیز زمین بن جائے گی۔ جہاں پر بیج جو گرتا ہے وہ اگے گا اور نشوونما پائے گا۔ اور اگر اس زمین میں صلاحیتیں ہوں تو برے بیج کو قبول کرنے کی بجائے اسے رد کر دے گی۔ اور محض نیکی کا بیج ہے جو قبول کرے گی۔ اور وہ اس کی نشوونما کا موجب بنے گی۔

پس میں اس وقت جماعت کی عمومی سرزمین کی فکر میں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی زمین ایک ایسے زرخیز SOIL' یعنی وہ زمین جس میں کہ چیزیں اگتی ہیں' ایسے زرخیز کھیتوں میں تبدیل ہو جائے کہ جس کے نتیجے میں امر بالمعروف ایک عام رواج پا جائے اور نہی عن المنکر کہنے والا یہ خوف نہ کرے کہ اس کے ساتھ جواباً سختی کا سلوک کیا جائے گا۔ بعض لوگ تو ایسی سختی کا سلوک کرتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ نیک نصیحت کرنے والا واقعۃً عمل پیرا ہے یا نہیں۔ ان کو نصیحت کی بات پتھر کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور جب تک وہ جوابی پتھر نہ مار لیں اس وقت تک ان کو چین نہیں آتا۔ حالانکہ نصیحت کرنے والا عاجز' منکسر المزاج صاف بات کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں خاندانی جھگڑے چل پڑتے ہیں۔

ایک آدمی نے کسی سے کہا کہ کسی عورت نے کسی دوسری عورت سے کہا کہ بی بی تمہارا بچہ یہ حرکت کر رہا تھا۔ اسے سمجھاؤ۔ اسے ایسی بری باتوں سے باز رکھو۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ (یہ باتیں جو میں کہہ رہا ہوں یہ فرضی باتیں نہیں عملاً مجھ تک پہنچنے والے قصے ہیں مجھ تک پہنچنے والے واقعات ہیں) نتیجہ نکلا کہ اس نے جواباً اس کو بڑی سخت گالیاں دیں۔ اس نے کہا کہ تمہارے اپنے بچوں میں ہزارہا عیب ہیں اور یہ ہیں اور وہ ہیں۔ اور جو نہیں تھے وہ بھی گنوا دیئے۔ خبردار! اگر تو نے میرے بچوں کی طرف اس آنکھ سے دیکھا۔ تو ہوتی کون ہے کہ میرے بچوں میں کیڑے ڈالے۔ یہ اس قدر جہالت ہے کہ اس خوفناک جہالت میں کڑوے اور تھوہر کے پھل تو نشوونما پا سکتے ہیں لیکن کوئی اچھا شریف پودا ایسے SOIL پہ نشوونما نہیں پا سکتا۔ ہر SOIL کا ایک مزاج ہوتا ہے۔ ہر زمین کا ایک مزاج ہوتا ہے اور جس زمین کو CULTIVATE کر کے تیار کیا جاتا ہے اس زمین میں اچھے پودے نشوونما پاتے ہیں۔ پس جس طرح باغوں کی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے کہ زمین کو خوب تیار کیا جائے۔ اس کی گوڈی کی جائے۔ اس سے برے بیج کو نکال باہر پھینکا جائے۔ ایسی خاصیت پیدا کی جائے کہ اچھے درختوں اور پھلدار درختوں کی نشوونما میں وہ زمین خوب مددگار ثابت ہو۔ ایسی ہی زمینیں ہیں جو خوب اچھے پھل لاتی ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہترین فصلیں اگتی اور بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کا موجب بنتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ (-)

نصیحت کو پنپنے کے لئے ماحول تیار کریں

پس مہربانی فرما کر اپنے اندر نصیحت کو پنپنے کے لئے ماحول تیار کریں۔ ہر اچھی بات کے نتیجے میں جھک کر بات کریں۔ شکریہ ادا کریں اور یہ نہ دیکھیں کہ وہ شخص کون ہے اور کیسے بات کر رہا ہے۔ اور ہر نصیحت کرنے والے کا فرض ہے کہ نصیحت کے وقت طعن اور تشنیع سے کلیتہً پاک ہو۔ اور ایسی بات کرے جس میں اس کی ذات کے تکبر اور اُنا کا شائبہ تک نہ ہو۔ جھک کر بات کرے۔ پیار سے بات کرے۔ ادب سے گفتگو کرے اور کوشش کرے کہ قرآن کریم نے جن خوش نصیبوں کا ذکر فرمایا ہے (-) وہ بھی انہی میں داخل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس کے حق میں پورا ہو کہ وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

پس جماعت کو کامیابی کے لئے ان تمام نصائح پر عمل کرنا ہے۔ جو قرآن کریم نے کامیابی کے لئے شرط قرار دی ہیں آجکل خصوصیت سے اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ جماعت جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تیزی کے ساتھ نشوونما پا رہی ہے۔ اور بڑی کثرت سے غیر قومیں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں۔ ان کو نصیحت کرنا ہے ان کو نیک کاموں کی طرف بلانا ہے۔ ان کو پیار اور محبت کے ساتھ (دینی) آداب سکھانے ہیں۔ پس نصیحت کے انداز اگر آپ آنحضرت ﷺ سے نہیں سیکھیں گے پھر آپ نصیحت کا حق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے ہتھیاروں کی مثال دی تھی جب تک اپنے گھر میں اپنے ماحول میں ان ہتھیاروں کو استعمال نہ کرنا سیکھیں گے اس وقت تک عادتاً آپ میں نصیحت کرنے کا ملکہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

آنحضور ﷺ اپنے قرب و جوار میں ہی نہیں اپنے گھر میں نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنی ازواج مطہرات سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے بچوں سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے اقرباء سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اور اس طرح آپؐ کی فطرت ثانیہ نصیحت کرنا تھا۔ اور وہ نصیحت جو زندہ ہوتی تھی وہ گہرا اثر کرتی تھی (-)

جماعت جرمنی میں خصوصیت سے اس لئے بھی ضرورت ہے کہ بہت سے ایسے احباب اور خواتین اور بچے مختلف ملکوں سے یہاں آئے ہیں جن کا وہاں اخلاقی معیار بہت بلند نہیں تھا۔ جس کا روزمرہ گفتگو کا سلیقہ بھی کرخت تھا۔ اور ان کی گفتگو میں ملائمت نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ ان کے معاشرے کا حصہ تھا۔ یہاں آنے کے بعد یہی عادتیں اگر ان کے اندر جاری رہیں تو وہ نقصان پہنچانے والی ہیں۔ ان کے لئے بھی نقصان کا موجب ہیں اور جماعت کے لئے بھی نقصان کا موجب ہیں۔ آنے والے آپ کی طرف توقعات کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسی توقعات جو بہت بلند ہیں پس آپ اپنے اندر اپنے ماحول میں اپنے گھر میں نصیحت کو رواج دیں۔ اس کثرت کے ساتھ نیک باتوں کی طرف بلائیں اس کثرت کے ساتھ بری باتوں سے روکیں کہ آپ کا اپنا معاشرہ پہلے سے بڑھ کر با اخلاق اور با ادب ہونا شروع ہو جائے۔ با ادب جو میں نے کہا ہے۔ اس لفظ ادب میں محض اردو کا مضمون داخل نہیں بلکہ عربی لفظ ادب کا مضمون میرے ذہن میں ہے۔ آنحضرت ﷺ کی وہ احادیث جس میں اعلیٰ اخلاق سکھائے گئے ہیں اور محض اخلاق سے تعلق رکھنے والی احادیث ہیں۔ ان کو ایسی کتابوں کو جن میں وہ احادیث ہوں "کتاب الادب" کہا جاتا ہے۔ اور ادب سے مراد روزمرہ زندگی کا طریقہ ہے۔ خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی گزارنا اور خوش اسلوبی کے ساتھ ایک دوسرے معاملہ کرنا یہ سارا لفظ ادب کے اندر داخل ہے۔

پس جماعت جرمنی میں ادب کے معیار کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ چند دن پہلے جب میں ابھی انگلستان میں ہی تھا۔ کسی صاحب نے مجھے جماعت جرمنی کی اسی کمزوری کا طعنہ دیا اور کہا کہ آپ تو باتیں

کرتے ہیں۔ بڑی اچھی ہے بڑی مخلص جماعت ہے۔ فدائی ہے۔ خدمت دین میں ہر معاملے میں قدم آگے بڑھانے والی ہے۔ مگر میرے علم کے مطابق تو ان میں بہت سی اخلاقی سے گری ہوئی باتیں ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی کوئی ادب کا سلیقہ نہیں ہے اور اپنے ماحول کے لئے کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کرتی۔ میں نے صبر کے ساتھ اس طعن کو برداشت کیا اور دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ میں جماعت جرمنی کو یہ باتیں سمجھاؤں کہ ان کی روزمرہ کی کمزوریاں بعض لوگوں کے لئے طعن و تشنیع کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے جیساکہ بیان کی گئی تو پھر میں نے ضروری سمجھا کہ جماعت کو توجہ دلاؤں کہ میری نظر میں آپ کا جو بھی مرتبہ اور مقام ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا کی نظر میں بھی آپ کا وہی مرتبہ اور مقام ہو۔ مگر جو باتیں جو کمزوریاں میری نظر سے پوشیدہ ہیں اور آپ کو بری آنکھ سے دیکھنے والے کی نظر میں نمایاں ہیں ہم دعا کریں کہ اللہ کرے کہ وہ باتیں آپ کے اندر سے اس طرح غائب ہو جائیں جیسے کبھی ان کا کوئی وجود ہی آپ میں نہیں تھا۔ اور آپ کا ظاہر و باطن پاک و صاف ہو جائے۔ آپ میں جو خوبیاں ہیں وہ بدیوں کو کھا جائیں۔

خوبیاں بدیوں کو کھا جاتی ہیں یہ بات جو میں نے کہی ہے کہ آپ کی خوبیاں بدیوں کو کھا جائیں یہ اپنی طرف سے نہیں کہی قرآن نے یہی اعلان فرمایا ہے۔ (-) کہ یاد رکھو سچی نیکیاں حقیقی نیکیاں بری باتوں کو کھا جاتی ہیں۔ پس اگر میری توقعات آپ سے درست ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ درست ہیں تو میں یہ بھی امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے توقع رکھتا ہوں کہ قرآن کی اس خوشخبری کے مطابق رفتہ رفتہ آپ کی بدیوں کو آپ کی نیکیاں کھا جائیں گی۔ اور آپ کے اندر سے بدیوں کے بیخ کنی کا ایک نظام جاگ اٹھے گا اور وہ نظام اندر ہی سے جاگا کرتا ہے۔ باہر کی نصیحت ایسا اثر نہیں دکھاتی جیساکہ اندر سے جب بدیاں دور کرنے کا نظام جاگتا ہے تو اثر دکھاتا ہے۔ آپ کی ذات میں ایک شعور بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کی ذات میں اس احساس کے جاگ اٹھنے کی ضرورت ہے۔ کہ ہم نے اپنی کمزوریوں کو کم کرنا ہے اور اپنی خوبیوں کو بڑھانا ہے۔ اگر یہ سلسلہ آپ شروع کردیں تو آپ پہلی نصیحت اپنی ذات کو کریں گے اور یہیں سے اس ہتھیار کو چلانے کا سلیقہ سیکھیں گے اپنی ذات میں ڈوب کر اپنے اندر رونے میں خوب پھر کر جائزہ لیں کہ آپ میں کیا کیا کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور کسی نہ کسی کمزوری کو دور کرنے کا فیصلہ کریں اور بار بار اپنے آپ کو یاد کرائیں۔ کہ یہ کمزوری اب پھر سر اٹھا رہی ہے اور پھر سر اٹھا رہی ہے۔ اور ہر دفعہ اس اٹھتے ہوئے سر کو دبانے کی کوشش کریں دعاؤں کے ساتھ انکسار اور محنت اور کوشش اور صبر کے ساتھ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اندر بہت ہی پاک تبدیلیاں پیدا فرمادے گا ایسا نصیحت کرنے والا جو اپنی ذات کو نصیحت کرتا ہے ایسا نصیحت کرنے والا جو اپنی ذات کو نصیحت کرتے ہوئے، نصیحت کے آداب سیکھتا ہے وہ دوسروں کو نصیحت کرنے کا بہترین اہل بن جاتا ہے۔ اور یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اپنی ذات سے نصیحت کا انداز سیکھیں آپ جب اپنی ذات کو نصیحت کرتے ہیں تو کبھی آپ کی نصیحت آپ کی ذات کو بری نہیں لگتی 'کیا وجہ ہے؟ اس لئے کہ ایسی اپنائیت ہے کہ گویا ایک ہی وجود ہے جو نصیحت کرنے والا ہے اور ایک ہی وجود ہے جس کو نصیحت کی جارہی ہے۔ ان کے درمیان دوری کا کوئی رشتہ نہیں۔ پس جب اس بات کو آپ سمجھیں کہ آپ جب اپنے آپ کو نصیحت کرتے ہیں تو کیوں وہ نصیحت آپ کو بری نہیں لگتی۔ آپ کو اس غور کے نتیجے میں دوسروں کو نصیحت کرنا آجائے گا۔ آپ جب اپنی کسی برائی کو دیکھتے ہیں تو اپنی ذات میں اپنے وجود کو بار بار جھنجھوڑتے ہیں اور سمجھاتے ہیں۔ مگر گالیاں دے کر نہیں۔ بلکہ بے قراری کے ساتھ بے چینی کے ساتھ۔ شرمندگی محسوس کرتے ہوئے اور اپنائیت کے ساتھ یہاں تک کہ آپ کا نفس خود آپ کے خلاف کبھی بغاوت نہیں کرتا۔ اور پھر دعا کرتے بھی ہیں اور دعا کرواتے بھی ہیں۔ اور مسلسل اس بات کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ وہ بدی دور ہو۔ جب تک دور نہ ہو آپ نصیحت سے باز نہیں آتے۔ یہی وہ کامیاب طریق ہے۔ یہی وہ صحیح طریق ہے جس سے آپ دوسروں کی بدیاں دور کرسکتے ہیں۔ جب دوسروں کو نصیحت کریں تو اپنے تجربوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آپ میں ڈوب کر جو سبق آپ نے سیکھے ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسی نصیحت کریں کہ دوسرا یہ سمجھے کہ آپ اس سے بالا 'کوئی الگ ذات نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے وجود کا ایک حصہ ہیں۔ اور گہری ہمدردی اور اپنائیت کے ساتھ آپ اسے نصیحت کر رہے ہوں اور پھر اگر وہ نہ مانے تو چھوڑنا نہیں۔ مگر غصے کا اظہار نہیں کرنا جس طرح آپ کا نفس جب آپ کی بات نہیں مانتا تو آپ اسے چھوڑتے نہیں مگر غصے کا احساس بھی نہیں کرتے مسلسل محنت کرتے چلے جاتے ہیں۔ (-) یہی مضمون ہے جو میں بار بار آپ کے سامنے کھول چکا ہوں۔ نصیحت کریں اور کرتے چلے جائیں نصیحت سے چمٹ جائیں۔ (-) ایسے لوگ بن جائیں جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ وہ صبر کے ساتھ اچھی باتیں کہتے چلے جاتے ہیں۔

نصیحت کے لئے مناسب وقت کی تلاش کریں تو جیسے اپنی ذات میں آپ صبر کرتے ہیں۔ ویسے دوسروں کی ذات میں بھی صبر سے کام لیں اور پیار اور محبت کے ساتھ مسلسل سمجھاتے چلے جائیں اور ان وقتوں کا انتظار کریں جب انسان کا وقت 'انسان کی روح انسان کا دل نصیحت کو قبول کرنے کے لئے خاص طور پر آمادہ ہوتا ہے اور ہر حال میں انسان ایک سا نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ ایک نصیحت عام حالات میں اثر نہیں کررہی لیکن وہ انسان جس کو نصیحت کی جاتی ہے جب غم زدہ ہو تو وہ نصیحت کام آجاتی ہے۔ بعض دفعہ عام حالات میں ایک نصیحت کام نہیں کرتی مگر وہ شخص جسے نصیحت کی جاتی ہے اگر خوف زدہ ہو تو وہ نصیحت کام آجاتی ہے۔ انسان کی کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں اور ان بدلتی ہوئی کیفیتوں میں نصیحت کا اثر پذیر ہونا بھی ساتھ ساتھ بدلتا ہے۔ اگر اپنی ذات پر آپ غور کریں تو آپ کو بھی یہ معلوم ہوگا کہ بعض دفعہ بعض بدیاں آپ اپنی جان سے چھڑا نہیں سکے۔ مگر کسی صدمے کی حالت میں' کسی خوف کی حالت میں' آپ نے خصوصیت کے ساتھ اس بدی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور آپ کو کامیابی نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان ایک مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس خوف کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتا ہے کہ اے خدا مجھے اس مشکل سے بچالے تو میں اس بدی کو ہمیشہ کے لئے ترک کردوں گا۔ یا ایک بدخیال سے باز آجاؤں گا۔ اگر تو مجھے اس سے بچالے گا۔ ایسے بھی بہت سے واقعات ہیں جو احادیث میں ہمیں ملتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے نصیحت آموز باتیں جو بیان فرمائی ہیں۔ ان میں اس قسم کی کئی باتیں ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض خاص وقت ہوتے ہیں جن میں بعض نصیحتیں زیادہ گہرا اثر کرتی ہیں پس وقتوں کے لحاظ سے 'مناسبتوں کے لحاظ سے نصیحت کرنا یہ بھی ایک فن ہے۔ اور اس کے مطابق کسی انسان کی ذہنی اور قلبی کیفیت کے مطابق نصیحت کرنا یہ بھی ایک اہم فن ہے جو نصیحت کے کارآمد ہونے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک انسان کبھی کسی موڈ میں ہوتا ہے کبھی کسی موڈ میں ہوتا ہے اس کے مزاج بدلتے رہتے ہیں اس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اگر غلط حالت کے وقت آپ بات کریں تو وہ اثر انداز نہیں ہوگی اس لئے موقع اور محل اور موسم کے مطابق بات کرنا بھی صحیح نصیحت کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس کے بغیر نصیحت صحیح معنوں میں فائدہ نہیں دیتی یا پھل نہیں لاسکتی۔

ربیع کے وقت خریف کی فصل نہیں بوئی جاسکتی دیکھیں اگر آپ گندم بیجنے کے موسم میں خریف کے کھیت بونے کی کوشش کریں تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ جو ربیع کی فصلوں کا وقت ہے اس میں ربیع کی فصلیں ہی کام آتی ہیں۔ جو خریف کی فصل کی کاشت کا وقت ہے اس میں خریف کی فصلیں ہی کاشت کی جاتی ہیں۔ حالانکہ زمین وہی ہے اور بظاہر موسم بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب سردیوں سے گرمیوں میں داخل ہوتے ہیں تو بظاہر موسم تو ویسا ہی ہے۔ جیسا جب گرمیوں سے سردیوں میں داخل ہوتے ہیں۔ فضا ویسے ہی درمیانے درجے کی خنک یا گرم' ویسی ہی اس کے اندر خاص قسم کی اثر انداز باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ کیا ہیں ہم ان کی تفصیل نہیں بیان کرسکتے مگر گرمی سے سردی میں داخل ہو رہے ہوں یا سردی سے گرمی میں داخل ہو رہے ہوں۔ فضا کی لہریں تقریباً ویسا ہی دل پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور ٹمپریچر اگر دیکھا جائے تھرمامیٹر کے ذریعے تو اس میں بھی کم و بیش ویسے ہی ٹمپریچر یا درجہ حرارت نظر آئیں گے جیسے چھ مہینے پہلے کے موسم میں تھے غرضیکہ انسان اپنے معائنے کے ذریعے کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود کچھ فرق ہیں اور بیج ان کو پہچانتے ہیں۔ اور زمین ان کو پہچانتی ہے۔ اور وہ لوگ جو تجربے سے جانتے ہیں۔ اور اس بحث میں نہیں پڑتے کہ یہ فرق کیا ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ ربیع کے موسم میں ربیع کی فصلیں کاشت کرنی ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ خریف کے موسم میں خریف کی فصلیں کاشت کرنی ہیں۔ پس اسی طرح انسانی طبیعتوں کا حال ہے۔ بعض خاص اوقات قوموں پر آتے ہیں جب خاص قسم کی نصیحتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض خاص حالات افراد پر آتے ہیں جب خاص قسم کی نصیحتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور یہ گہرے مطالعہ کا مضمون ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ بھی ودیعت کردیا ہے کہ فلسفیاتی لحاظ سے آپ اس مضمون کی باریکی کو سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر یہ جان لیتے ہیں کہ کوئی کس موڈ میں ہے۔ اس سے کیسی بات کرنی چاہئے اس کے چہرے پر غم کے آثار ہیں۔ تو کسی بہت بڑے فلاسفر کی ضرورت تو نہیں کہ ان غم کے آثار کا باریکی سے مطالعہ کرے اور پھر یہ فیصلہ کرے کہ لطیفے کی بات کرنی مناسب ہے کہ نہیں مناسب۔ غم کی مجلس میں ہیں۔ کئی وجوہات ہوسکتی ہیں کئی دفعہ فکر سے بھی ویسے اثر ظاہر ہوسکتے ہیں جیسے غم سے ہیں۔ لیکن چہرے کا مزاج بتا دیتا ہے کہ اس وقت کیسی بات کرنی ہے اور کیسی نہیں کرنی۔

مجلس میں نصیحت کرنے کی احتیاط پس نصیحت میں یہ ساری باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ کئی دفعہ کسی کی موجودگی یا عدم موجودگی کا بھی نصیحت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ بھری مجلس میں آپ ایک بات کہیں تو اس کا اور رد عمل ہوتا ہے۔ الگ بات کریں تو اور رد عمل ہوتا ہے۔ جرمنی سے مجھے کسی نے ایک ٹرکش میٹنگ کے متعلق لکھا تھا کہ ہم نے بہت سے ٹرکش احباب بلائے اور جیساکہ آپ نے کہا تھا ٹرکش علماء کو بھی بلایا۔ اور جب ہم نے (دعوت الی اللہ) کی گفتگو شروع کی تو ٹرکش عالم صاحب چونکہ ان کو جواب نہیں آتا تھا' اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے رخصت ہو گئے۔ اب یہ ایک مثال ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ نصیحت کا مضمون کتنے گہرے باریک مطالعہ کو چاہتا ہے۔ میں نے ان کو یہ نہیں کہا تھا کہ آپ ٹرکش علماء کو ان کے مریدوں کی موجودگی میں بلا کر ان سے بحث کریں۔ میں یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں میں ایک انانیت پائی جاتی ہے۔ تقویٰ کا وہ اعلیٰ معیار نہیں ہے۔ اگر یہ دیکھیں گے کہ ہمارے مریدوں کے سامنے ہماری سبکی ہو رہی ہے تو سب کو ساتھ لے کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور چاہے قرآن کی دلیل سے ہار کھا رہے ہوں ان کا نفس اپنے آپ کو ذلیل ہوتا ہوا محسوس

کرتا ہے۔

پس حکمت کے تقاضے بہرحال پورے کرنے ہیں اور نصیحت کرتے وقت حکمت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ نصیحت میں اپنی ذات میں ایک ایسی بات پائی جاتی ہے کہ سننے والا طبعاً اس کے خلاف رد عمل دکھائے گا۔ پس ایسی طرز سے نصیحت کرنا کہ اس کے رد عمل کا کوئی امکان باقی نہ رہے اور طبعی منافرت کے باوجود وہ شخص نصیحت کو قبول کرے۔ یہ وہ فن ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے اس کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔

فصاحت و بلاغت سادگی میں ہے غیر معمولی اثر کرنے والی نصیحت ہوتی تھی آنحضور ﷺ کی اور بظاہر اس نصیحت کو کسی فصیح و بلیغ کلام سے سجایا نہیں گیا۔ مگر عام سادہ جملے بھی دلوں میں ڈوب جاتے تھے اور حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا کرتے تھے۔ دیکھنے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ کلام مرصع نہیں، کوئی خاص سجایا نہیں گیا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت کی تعریف سے ایسا شخص ناواقف ہوتا ہے۔ فصیح و بلیغ کلام کی تعریف یہ ہے کہ موقع و محل کے مطابق ہو۔ پس وہی نصیحت فصیح و بلیغ ہے جو بظاہر الفاظ سے مرصع نہ ہو۔ اور ظاہری الفاظ کی سجاوٹ اس میں نہ پائی جائے مگر اس کے اندر Penetrate ہونے کی، سرایت کرنے کی صلاحیت پائی جائے۔ وہ چند سادہ الفاظ بڑے بڑے فصیح و بلیغ کلام پر بھی فوقیت لے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا یہی انداز تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اتنا گہرا اثر ہوتا تھا۔ کہ وہ دل سے نکلتی تھیں اور دلوں میں ڈوب جاتی تھیں۔ یہ جو میں نے کہا ہے کہ دل سے نکلتی تھیں اور دلوں میں ڈوب جاتی تھیں یہ اس کا سب سے اہم پہلو ہے۔ کیونکہ وہ نصیحت جو دل سے نہ نکلے وہ دلوں میں ڈوبنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتی۔ آنحضرت ﷺ کی ہر نصیحت دل سے اٹھتی تھی اور لازماً دل تک پہنچتی تھی۔ دوسری اہم بات آپؐ کی نصیحتوں میں یہ ملتی ہے کہ آپؐ کی ہر نصیحت آپؐ کے کردار سے اٹھتی تھی صرف دل سے نہیں اٹھتی تھی۔ آپؐ کے کردار سے اٹھتی تھی اور کردار پر اثر انداز ہوجایا کرتی تھی۔ زندگی بھر آپؐ نے کبھی کوئی ادنیٰ سی بات بھی ایسی نہیں فرمائی جو آپؐ کے کردار کا ایک لازمی حصہ نہ ہو۔ اور کسی ایسی بدی سے نہیں روکا جس سے آپؐ کا نفس پاک نہ ہو۔

نصیحت کے لئے دو اہم محرکات پس نصیحت کے لئے جو سب سے زیادہ مؤثر دو محرکات ہیں وہ آپؐ کی نصیحتوں میں ملتے تھے۔ اول یہ کہ دل سے اٹھتی تھی اور لازماً دل پر اثر انداز ہوتی تھی۔ پھر کردار سے اٹھتی تھی اور لازماً کردار پر قبضہ کرلیتی تھی۔ پس ان دو پہلوؤں سے اپنی نصیحتوں کو طاقت عطا کریں۔ آنحضرت ﷺ کی چند خاص نصیحتوں پر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ یہ وہی سلسلہ ہے جو میں نے پہلے سے شروع کر رکھا ہے۔

پانچ اہم نصائح آنحضورؐ نے ایک موقع پر فرمایا(-) پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا، فوت ہوجائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا، اس کی دعوت قبول کرنا اور اگر وہ چھینک مارے اور (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہے تو اس کی چھینک کا جواب (اللہ تم پر رحم کرے) کی دعا سے دینا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب وہ تجھ سے ملے تو تجھے سلام کہے، اور جب وہ تجھ سے خیر خواہانہ مشورہ مانگے تو خیر خواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔ اب آپ نے یہ جو نصیحتیں سنی ہیں۔ اکثر آپ میں سے یہ سمجھتے ہوں گے کہ عام چھوٹی چھوٹی سی باتیں ہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ان کے کرنے سے۔ ان سے کیا نمایاں تبدیلی سوسائٹی میں ہو سکتی ہے۔ مگر ایک ایک کرکے اس پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ ایسی نصیحتیں ہیں جو سوسائٹی کا کایا پلٹ سکتی ہیں۔ سب سے پہلے فرمایا کہ سلام کا جواب دینا، اب آپ کو کوئی (سلام) کہتا ہے تو (تم پر بھی سلام ہو) کہہ ہی دیتے ہیں مگر جب آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں سلام کا جواب دینا، تو آپؐ جس رنگ میں سلام کا جواب دیا کرتے تھے وہ مجسم دعا ہوا کرتی تھی۔ محض منہ سے (اور تم پر بھی سلامتی ہو) نہیں کہا کرتے تھے۔ پس حضور اکرمؐ سے جو باتیں سنتے ہیں یہ یاد رکھیں کہ آنحضورؐ ان باتوں کو خود کس رنگ میں بجالاتے تھے۔ اور کس رنگ میں وہ بات خود کیا کرتے تھے۔ ایک ایسا شخص جس کو سلام کیا جائے وہ بعض دفعہ خود بخود بغیر سوچے سمجھے (اور تم پر بھی سلامتی ہو) کہہ دیتا ہے اور پورا لفظ بھی ٹھیک نہیں بولتا۔ (جلدی سے بول دیتا ہے) اور بعض دفعہ صرف سر ہلا دیتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے مجھے سلام پہنچ گیا ہے۔ گویا وہ بڑا مرتبہ رکھتا ہے اور سلام کہنے والا چھوٹا مرتبہ رکھتا ہے۔ مگر آنحضور ﷺ ہمیشہ سلام کو دعا کے طور پر لیتے تھے اور دعا کے رنگ میں اس کا جواب دیتے تھے۔ پس ہر دفعہ جب آپ (اور تم پر بھی سلامتی ہو) کہتے ہیں یا (تم پر سلامتی ہو) کہتے ہیں تو آپ کے دل سے اگر یہ تمنا واقعتہً اٹھتی ہے کہ اس شخص کو سلامتی نصیب ہو۔ اس شخص پر اللہ کی سلامتی کا سایہ رہے۔ تو ایسا شخص آپ کے شر سے بھی خود بخود محفوظ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ سچے دل سے دعا کرنے والا دوسرے کے لئے اس کا برعکس نہیں چاہ سکتا۔ پس اگر غور کرکے آپ سلام کو رواج دیں اور سلام کا جواب سلام میں دل کی گہرائی سے دیں تو یہ قطعی بات ہے کہ سچے دل سے (اور تم پر بھی سلامتی ہو) کہنے والا کبھی اس شخص کے بارے میں شر کی بات نہیں سوچ سکتا جس کو وہ سلام کی دعا دیتا ہے۔ ورنہ وہ اول درجے کا منافق ہوگا۔ ورنہ اس کا جواب حقیقت میں جواب نہیں بلکہ ایک منافقت کا اظہار بن جاتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا(-) تم اس کے سلام کا جواب دو یعنی اس کو دعا دو، اور اسے سلامتی کا یقین دلاؤ۔ اور اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگو۔

غریب آدمی کی عیادت کی تلقین پھر فرمایا کہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ ہمارے ہاں عیادت کا رواج تو ہے مگر(-) حق کے طور پر نہیں۔ بلکہ بڑے آدمی کی عیادت کی جاتی ہے۔ دوست کی عیادت کی جاتی ہے۔ اور کسی کا سوسائٹی میں کوئی مرتبہ ہو یا کوئی اپنا قریبی ہو تو اس کی عیادت کی جاتی ہے آنحضرت ﷺ یہ نہیں فرمارہے کہ اپنے دوستوں کی عیادت کرو۔ اپنے سے بڑے لوگوں کی عیادت کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ (-) حق ہے کہ اس کی عیادت کی جائے۔ پس اگر کوئی ایسا غریب انسان ہے بے سہارا ہے۔ لاچار ہے۔ اس کی عیادت نہیں ہورہی اور صاحب اثر لوگوں کی عیادت ہوتی ہے تو آنحضرت ﷺ کی نصیحت پر عمل نہیں ہوا۔ پس عیادت کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ (-) بحیثیت سوسائٹی، یہ فرض ہے کہ اپنے میں سے کسی کو بغیر عیادت کے نہ رہنے دے۔ اور بے سہارا نہ رہنے دے۔ اگر اس بات کو آپ رواج دیں گے تو کتنے ہی ایسے ہیں جن کی بیماری کی تلخیاں دور ہونی شروع ہوجائیں گی۔ ان کو سکون نصیب ہوجائے گا۔ جبکہ اس وقت اس میں کمی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آئے دن مجھے کبھی ہندوستان سے کبھی بنگلہ دیش سے کبھی پاکستان سے کبھی افریقہ سے ایسے خط ملتے ہیں کہ میں ایک کمزور، ناچار بیمار ہوں مجھے کوئی نہیں پوچھ رہا۔ اور بعد میں لکھتے ہیں کہ خدا کے سوا میرا کوئی نہیں رہا۔ میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ اگر واقعتہً آپ نے یہ بات سچی کہی ہے کہ خدا کے سوا آپ کا کوئی نہیں تو مبارک ہو کہ آپ کا سب کچھ ہے لیکن اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ خدا کا کیا فرق پڑتا ہے دنیا نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور خدا میرے ساتھ ہے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی میرے ساتھ نہیں رہا۔ تو پھر آپ نے خود اپنا ہمیشہ کے لئے نقصان کردیا ہے۔ لیکن بات سمجھانے کے بعد جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر میرے علم میں کوئی ایسے ذی اثر صاحب ثروت ہوں۔ قریب رہتے ہوں۔ ان کو توجہ دلاتا ہوں اور بعض دفعہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں خصوصیت سے ایسے شخص کی عیادت کے لئے احمدیوں کو بھجواتا ہوں یا نظام جماعت کو کہتا ہوں کہ وہ کسی کو بھیجیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ اس کا بہت ہی نیک نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو بے سہارا سمجھتا ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ کوئی میری عیادت کی فکر اس لئے نہیں کررہا کہ میں بے حقیقت چیز ہوں۔ اچانک اس کے اندر ایک نیا اعتماد اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس کے اندر ایک حوصلہ پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد سہارے والا ہے اور جو اس جماعت کا فرد ہے، اس کو ضمانت ہے کہ وہ اکیلا نہیں چھوڑا جائے گا۔

پس آنحضرت ﷺ نے جو نصیحت (-) کی ہے اس کی حقیقت کو سمجھیں اور اپنی سوسائٹی میں جہاں بھی آپ ہیں یہ رواج قائم کردیں کہ کوئی غریب سے غریب انسان بھی بیماری کے وقت بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔ جب آپ اس کی عیادت کو جائیں گے تو اس کے ساتھ بہت سے اور فائدے بھی مضمر ہیں۔ عیادت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ پوچھ آئے کہ کیوں جی! کیا حال ہے؟ اس نے کہا بہت برا حال اور آپ گھر کو واپس لوٹ آئے۔ یہ میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے تجربے سے سیکھی ہے۔ جب ایک کمزور اور غریب کی عیادت کو آپ جاتے ہیں تو اور بھی بہت ساری باتیں آپ کے سامنے آجاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی نصیحتیں حکمتوں کا خزانہ تھیں اور ہیں اور رہیں گی۔ کئی دفعہ مجھ سے یہ واقعہ ہوا۔ مجھے بحیثیت ہومیوپیتھ کے کسی نے بلا بھیجا کہ فلاں بیمار ہے گھر میں۔ کوئی اور ڈاکٹر میسر نہیں۔ ہم میں طاقت نہیں ہے کہ ہم علاج کرا سکیں اور مریض آپ کے پاس نہیں آ نہیں سکتا اس لئے آپ خود آکر اس کو دیکھیں اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی میں نے جاکر دیکھا تو اس وقت مجھے سمجھ آئی کہ صرف بیماری کا مسئلہ نہیں تھا۔ خوراک کا بھی مسئلہ ہے۔ صرف بیماری کا مسئلہ نہیں تھا۔ اس کے گھر بھر کے عمومی حالات اور رہن سہن کا بھی مسئلہ تھا۔ مکھیوں اور مچھروں میں گھرا ہوا مریض جس کے گھر میں بچے بھوک سے بلبلاتے اور شور کرتے ہوں اس کی عیادت کا یہ مطلب کہاں سے ہوگیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس کی عیادت کا تو یہ مطلب ہے کہ جب آپ اس کی عیادت کو جائیں تو آپ کے دل سے ایک ہمدرد ایک سچا عیادت کرنے والا (-) بیدار ہو کر اٹھ کھڑا ہو۔ اور آپ اس کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں۔ اس کی دوسری چیزیں بھی ساتھ پوری کریں جن کی اسے ضرورت ہے۔

یہ مفہوم ہے آنحضور ﷺ کا کہ اپنے بھائیوں کو بغیر عیادت کے نہ چھوڑنا۔ کیونکہ ایک مریض جب لاچار اور بے سہارا ہو کر سوسائٹی میں اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ گویا وہ اپنی موت کے انتظار کے لئے بنایا گیا تھا۔ جب ایک سچا (-) اس کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو اس کی اور ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء) میں یہ خوبی بہت پائی جاتی تھی۔ میں کثرت سے ایسے (رفقاء) کو جانتا ہوں کہ جب وہ عیادت کو جایا کرتے تھے تو دوسری ضرورتیں بھی ساتھ پورا کیا کرتے تھے۔ اور واپس آکر بعض دفعہ نظام کو بھی متوجہ کیا کرتے تھے فلاں ایک مریض ایسا ہے جس کو اس اس چیز کی ضرورت ہے۔ پس عیادت کا جو مضمون آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے اس میں ایک سوسائٹی کا حق ہے۔ سوسائٹی کے ممبر کا حق ہے۔ جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

غیر معروف یا غریب کے جنازہ میں شرکت کرو پھر فرمایا فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہوا کرو۔ اب جنازہ تو پڑھا ہی جاتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی دو دو چار چار آدمی مل ہی جاتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھا گیا کہ کوئی بڑا آدمی فوت ہو تو جوق در جوق لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی غیر معروف شخص کوئی غریب انسان فوت ہو تو بعض دفعہ (بیوت الذکر) میں اعلان کرنے پڑتے ہیں اور یہ بھی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس پر میں خود گواہ ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ ربوہ میں بعض دفعہ سخت گرمی کے دنوں میں ظہر کے وقت ایک جنازہ آتا تھا اور لوگ سلام پھیر کر، چونکہ وہ شخص معروف نہیں ہوتا تھا،

اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔ اور اعلان کرنے والا بے چارہ اعلان کرتا رہ جاتا تھا۔ کہ جنازے کے لئے آدمی نہیں مل رہے۔ آپ آئیں اور اس شخص کا جنازہ پڑھیں اور جنازہ پڑھتے بھی تھے تو دفنانے کے لئے نہیں جاتے تھے۔ پس آنحضرت ﷺ اتنے شفیق اور مہربان تھے کہ (۔) سوسائٹی کی تفصیلی ضروریات پر نظر تھی۔ زندوں کی ضروریات پر بھی نظر تھی۔ بیماروں کی ضروریات پر بھی نظر تھی۔ اور ان کی ضروریات پر بھی جو شفا نہیں پاسکتے تھے اور زندوں سے مردوں میں چلے جایا کرتے تھے پس مرنے کے بعد کے حقوق بھی آپؐ نے کھول کھول کر ہمارے سامنے رکھے اور میں جانتا ہوں کہ اس زمانے میں جس کی میں بات کر رہا ہوں۔ بہت سے ایسے مخلصین تھے جوان بھی اور بوڑھے بھی کہ ایسے جنازوں کے ساتھ ضرور جاتے تھے۔ اور وہی ہیں در حقیقت جو آنحضرت ﷺ کی اس نصیحت کی حقیقت کو سمجھتے اور اس کا حق ادا کرنے والے تھے۔ اور وہی چند لوگ ہیں جو ساری (قوم) کے لئے کفایہ ہو جایا کرتے ہیں۔ پس آپ اس بات کو بھی خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلیں اور دل میں جاگزیں کرلیں کہ جب غریب مرتا ہے تو اس کا بھی تقاضا ہے۔ یا بے سہارا مرتا ہے تو اس کے بھی کچھ حقوق ہیں آپ پر۔ ان حقوق کا ادا کرنا (۔) فرض قرار دیا گیا ہے اور اپنے غریب سے غریب بھائی کا بھی اتنا حق تو ضرور ادا ہونا چاہئے کہ جب وہ مرجائے تو کم سے کم اسی وقت اس کی مصاحبت کرے۔ اگر زندگی بھر آپ کو مصاحبت کی توفیق نہیں ملی تو مرنے کے بعد ہی سہی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی شخصیت کے یہ دو پہلو ہیں جو ایک ہی شخصیت میں ابھرتے ہیں۔ جو شخص غریبوں کی عیادت کرنے کا سلیقہ رکھتا ہے۔ وہ مردے کے حقوق ادا کرنے کا بھی سلیقہ رکھتا ہے۔ جو زندوں کو چھوڑ دیا کرتا ہے وہ مُردوں کو بھی چھوڑ دیا کرتا ہے۔ پس اس بات کو بھی رواج دینا بہت اہم ہے کہ اپنے غریب بے سہارا لوگوں کے جنازوں میں بھی شامل ہوں۔

غریب بھائی کی معمولی دعوت رد نہ کرو اور یہ ساری نصیحت در حقیقت بالآخر ان لوگوں کے حقوق کی طرف توجہ دلا رہی ہے جو سوسائٹی کا سب سے کمزور حصہ ہیں چنانچہ فرمایا کہ یہ بھی اس کا حق ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اس کی دعوت کو قبول کرے۔ اب امیر آدمی کی دعوت کو قبول کرنا کون سی نیکی ہے۔ اچھے کھانوں کی طرف بلایا جائے تو ان کھانوں کی طرف لبیک کہنا بھلا کون سی نیکی ہے۔ آنحضرت ﷺ جو فرما رہے ہیں یہ اور بات ہے۔ فرماتے ہیں اگر تمہارا غریب بھائی تمہیں اپنے گھر دعوت پر بلاتا ہے تو اس کی غربت کی وجہ سے اس کا انکار نہ کر دینا۔ خواہ اس کے گھر کچھ بھی ملنے کی توقع نہ ہو۔

پس آنحضرت ﷺ نے ایک اور موقعہ پر جیسا کہ میں پچھلے خطبے میں بھی بیان کر چکا ہوں فرمایا کہ اگر ایک پائے کی دعوت بھی، یعنی اگر ایک بکری کے پاؤں کی دعوت بھی ہو اس کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ یہاں سہارا دلداری کا مضمون ہے۔ بے سہارا لوگوں کے سہارا بننے کا مضمون ہے۔ پس ایسی دعوت جو اپنے روزمرہ کے کھانے کے معیار سے بہت گری ہوئی ہوتی ہے اس کو دعوت کی خاطر، یعنی کھانے کی خاطر قبول نہیں کیا جاتا بلکہ دلداری کی خاطر قبول کیا جاتا ہے پس آپؐ نے جہاں فرمایا کہ دعوت قبول کرو۔ مراد یہ ہے کہ تکبر کی راہ سے کسی غریب سے غریب آدمی کی دعوت کو رد نہیں کرنا ہاں اگر ایسی مجبوری ہے کہ بڑے آدمیوں کی دعوت بھی تم رد کرتے ہو ان مجبوریوں میں تو پھر یہ کوئی گناہ نہیں۔ یہ ایک جائز ضرورت ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ کوئی شخص غریب ہے اس کی دعوت کو رد کرنا یہ (۔) حق تلفی کے مترادف ہے۔

چھینک کے وقت دعا کی عظیم الشان حکمت پھر فرمایا اگر وہ چھینک مارے اور (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہے اب دیکھیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ (دین حق) نے اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بیان کی ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہی زندگی ہے۔ اول تو یہ کہ چھینک کا کیوں خیال آیا۔ سوچنے والے سوچتے ہوں گے۔ کہ اور روزمرہ کی باتیں ہوتی ہیں۔ اباسیاں بھی تو انسان لیتا ہے۔ انگڑائیاں بھی تو لیتا ہے۔ اس موقعہ پر کوئی دعا نہیں سکھائی گئی۔ چھینک کے موقعہ پر کیوں دعا سکھائی گئی۔ آج جبکہ سائنس ترقی کر چکی ہے جبکہ علم طب میں غیر معمولی تحقیق کے ذریعے انسانی زندگی کے بڑے بڑے راز دریافت کرلئے گئے ہیں۔ تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ چھینک عموماً اس وقت آتی ہے جب کہ کوئی ایسا ذرہ دماغ کی طرف حرکت کر رہا ہے ناک کی نالیوں میں سے کہ اگر وہ دماغ تک پہنچے تو اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پس غیر معمولی طاقت کے ساتھ وہ چھینک آتی ہے اور ایک سائنسی رسالے میں میں نے پڑھا اور میں حیران رہ گیا کہ چھینک کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ سینکڑوں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے وہ چھینک آتی ہے تا کہ وہ ذرہ جو دماغ کی طرف جا رہا ہے اس سے نقصان کا خطرہ ہے آناً فاناً اس غیر معمولی دھکے سے وہ باہر نکل جائے۔ پس آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو کچھ مرضی کرلیں چھینک رکتی نہیں۔ کئی لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ناک کو دباتے ہیں ادھر سے ادھر سے۔ ہاتھ رکھتے ہیں۔ رومال رکھ لیتے ہیں جو مرضی کرلیں آئی ہوئی چھینک نہیں رکتی۔ کیونکہ اس کی طاقت کھڑی ہے پیچھے دباؤ غیر معمولی ہے اس راز کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو سمجھا دیا کہ غیر معمولی موقعہ ہے اور دعا کا وقت ہے۔ کیونکہ ایک بہت بڑا خطرہ ایک شخص کو پیدا ہوا تھا جو ٹال دیا گیا ہے۔ تو فرمایا کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہا کرو (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے اس سے نجات بخشی۔ اور جب کوئی سنے تو یہ کہے کہ (۔) اللہ تجھ پر آئندہ بھی رحم فرماتا رہے۔ جس طرح اس دفعہ تجھ پر خدا نے رحم فرمایا ہے اسی طرح آئندہ بھی خدا رحم فرماتا رہے۔ تو بظاہر ایک چھوٹی سی بات تھی لیکن اس کی کنہ تک جائیں، اس کی تہہ تک اتر کے دیکھیں تو کتنا بڑا اس میں حکمت کا خزانہ ہے۔ ہزارہا ایسے مواقع ہوتے ہیں جب انسان کو خدا تعالیٰ خطرات سے بچالیتا ہے لیکن انسان کو علم بھی نہیں ہوتا۔ اگر کم سے کم ان موقعوں پر جب انسان یقینی طور پر جانتا ہے کہ مجھے خدا نے ایک بڑے خطرے سے بچالیا ہے، ضروری ہے کہ انسان کا دل حمد کی طرف مائل ہو اور بھائیوں کا جو دیکھ رہے ہوں یہ فرض ہے کہ اس میں اس کی مدد کریں اور کہیں آئندہ بھی اللہ تجھ پر رحم فرماتا رہے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ تجھے اس قسم کے خطرات سے بچاتا رہے۔

تو آج کے لئے میں نے یہ ایک حدیث آپ کو سمجھانے کے لئے چنی تھی۔ نمونہ "۔

خیر کی طرف بلانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ جو بات آپ اچھی سنیں وہ دوسروں تک بھی پہنچائیں اور آنحضرت ﷺ کی محبت بھری پیار بھری، حکمت سے پر نصیحتوں کو اپنے معاشرہ میں عام کریں اپنے بچوں کو سکھائیں اپنے بڑوں کو بتائیں اور اپنے غیروں کو بھی سمجھائیں۔ اللہ کرے کہ ہم کو اس کی توفیق ملے اور آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس بات کو آپ شیوہ بنالیں گے جیسا کہ میں نے آپ کو سمجھایا ہے۔ اپنی ذات سے نصیحت کا سفر شروع کریں گے اپنے گھر اپنے ماحول میں نصیحت کرنے کی عادت ڈالیں گے پیار اور محبت اور دعاؤں کے ساتھ نصیحت کریں گے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ آپ کی وہ ذمہ داریاں آسان فرما دے گا۔ جو غیروں کی تربیت کی ذمہ داریاں آپ پر ڈالی گئی ہیں اور جو دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہیں اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہیں بعض جگہ کہ انسان فکروں میں ڈوب جاتا ہے کہ کیسے ہم ان ذمہ داریوں کا حق ادا کریں گے۔ مگر آنحضورؐ کا طریق نصیحت یہ تھا کہ چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری باتوں سے عظیم پاک تبدیلیاں پیدا فرما دیتے تھے۔ اور آج بھی فرما رہے ہیں۔ آج بھی یہی باتیں ہیں جو آپ کے اور میرے دل پر اثر انداز ہو رہی ہیں انہی باتوں کو اپنائیں اور اسی طرح کی نصیحت کے طریق اختیار کرتے ہوئے اپنی سوسائٹی کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی توفیقات کو بڑھائے۔ اور آپ کی باتوں میں اثر پیدا کرے۔ خدا کرے کہ آنحضور ﷺ کی نصیحتوں کی طرح ہماری نصیحتیں بھی ہمارے دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی ہوں اور ہمارے کردار کی گہرائیوں سے اٹھنے والی ہوں۔ تا کہ وہ دنیا کے دلوں اور کردار پر یکساں غالب آجائیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

"میری فوٹوگرافی"

مکرم بی اے طاہر صاحب
مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں

مکرمی! نسیم سیفی صاحب

خاکسار نے ۸۔ ستمبر کے الفضل میں آپ کا ایک مضمون "میری فوٹوگرافی" کے نام سے پڑھا۔ بظاہر یہ مضمون اتنی اہمیت کا حامل نہیں تھا اور ویسے بھی میرا دستور یہ ہے کہ جب بھی الفضل آتا ہے تو سب سے پہلے میں الفضل میں چھپنے والے ہر مضمون کی بڑی سرخی (یا عنوان) دیکھتا ہوں اور پھر اس عنوان کی اہمیت سے باری باری سارے مضمون پڑھتا ہوں۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ اگر وقت کم ہو تو کوئی مضمون رہ بھی جاتا ہے جسے میں الفضل کو ترتیب دیتے ہوئے پڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ آج بھی اسی دستور کے مطابق میں نے بظاہر اس مضمون کو اتنی اہمیت نہ دی۔ لیکن آخر پر میں نے سوچا کہ تھوڑا سا پڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے مضمون کو پڑھنا شروع کیا تو اس طرح منہمک ہو گیا کہ لفظاً "لفظاً" سارا مضمون پڑھ گیا۔ تو اس میں ایک تو یہ نتیجہ نکالا کہ بسا اوقات انسان ایک چیز کو اہمیت نہیں دیتا لیکن در حقیقت وہ بڑی اہمیت کی حامل چیز ہوتی ہے۔ اور دوسری بات یہ میں نے نوٹ کی کہ کسی چیز کو بیان کرنے میں رائٹر کا نمایاں کردار ہوتا ہے۔ کہ وہ کس اسلوب سے اس چیز کو پیش کر رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجھے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے فوٹوگرافی کا کافی شوق ہے اور جامعہ میں تعلیم کے دوران مختلف بزرگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اور میں درخواست کر کے تصویر لے لیتا تھا۔ چنانچہ ان بزرگوں میں سے ایک بہت ہی بزرگ اور رفیق حضرت بانی سلسلہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب کے ساتھ بھی ہمیں تصویر کشی کا موقع ملا ایک مرتبہ ربوہ دارالرحمت میں اور پھر لاہور میں ہم پروگرام بنا کر بارہ لڑکے اور ایک استاد مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب مولوی صاحب سے ان کے مکان پر ملے اور آڈیو کے ساتھ ہم نے ویڈیو تصاویر بھی بنائیں لیکن یہ ساری چیزیں میں طبعی طور پر کرتا تھا ان کی اہمیت کی طرف کبھی نظر نہیں گئی تھی لیکن آپ کا مضمون پڑھ کر ان چیزوں کی اہمیت مجھ پر واضح ہوئی اور مجھے اپنی فوٹوگرافی پر خوشی ہوئی اب بھی بسا اوقات میں تصاویر نکال کر بزرگوں اور دوستوں کی تصاویر دیکھتا ہوں تو سارے واقعات یاد آجاتے ہیں جب کہ انہیں ضبط تحریر میں لانے کے لئے کافی وقت درکار ہے۔ ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے کہ اگر تصویر کے پچھلی جانب تاریخ اور جگہ لکھ دی جائے تو اور بھی محفوظ چیز بن جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تحریر میں مزید نکھار پیدا فرماتے ہوئے خدمت دین کی توفیق بخشے

(آمین)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۶۸ میں ظہیر مصطفیٰ احمد ولد چوہدری ناصر محمد سیال صاحب قوم سیال پیشہ Corporate Pres عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع واشنگٹن D C مالیتی ۱۱۰٬۰۰۰ ڈالر (۲) مکان واقع اسلام آباد مالیتی ۳۰۰۰۰۰ ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۳۴۳٬۳۳۳ ڈالر ماہوار بصورت کارپوریٹ پریس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر آمد حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہیر مصطفیٰ احمد U.S.A گواہ شد نمبر۱ سید عبدالماجد شاہ وصیت نمبر ۱۹۰۳۱ گواہ شد نمبر۲ طارق امجد ولد چوہدری عبدالرؤف U.S.A

مسل نمبر ۲۹۶۶۹ میں آصف اعجاز ملک ولد اعجاز احمد ملک پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آصف اعجاز ملک U.S.A گواہ شد نمبر۱ ملک مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۷۰۷ گواہ شد نمبر۲ حمید احمد ملک ولد مسعود احمد ملک U,S,A

مسل نمبر ۲۹۶۷۰ میں امتہ الرؤف طاہر زوجہ مکرم نسیم احمد طاہر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی مالیتی ۹۳۵۷ ڈالر اور حق مہر ۱۰۰۰ ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ الرؤف طاہر U.S.A گواہ شد نمبر۱ سید عبدالماجد شاہ وصیت نمبر ۱۹۰۳۱ گواہ شد نمبر۲ عبدالحکیم ناصر U.S.A

مسل نمبر ۲۹۶۷۱
I Amira Abbas D/o Abbas bin Abdul Kadir
پیشہ میڈیکل ڈاکٹر عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۵۳۶۴۶ ڈالر ماہوار بصورت ڈاکٹری پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Amira Abbas U.S.A گواہ شد نمبر۱ رشید یحییٰ وصیت نمبر ۲۱۱۶۵ گواہ شد نمبر۲ ڈاکٹر نصیر احمد U.S.A

مسل نمبر ۲۹۶۷۲ میں عفت جبین بنت عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۱۸ دارالصدر شرقی نمبر۲ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ۴۵۰ ملی گرام۔ ۵ گرام مالیتی ۲۰۱۶۔۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عفت جبین بنت عبدالعزیز عقب فضل عمر ہسپتال ۱۷/۱۸ دارالصدر شرقی نمبر۲ ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبدالوہاب برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲ عبدالعزیز والد موصیہ

مسل نمبر ۲۹۶۷۳ میں نصرت عزیز بنت عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۱۷ عقب فضل عمر ہسپتال دارالصدر شرقی نمبر۲ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ۵۰۰ ملی گرام ۴ گرام مالیتی ۱۶۶۵ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت عزیز ۱۸/۱۷ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ دارالصدر شرقی نمبر۲ ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبدالوہاب برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲ عبدالعزیز والد موصیہ

مسل نمبر ۲۹۶۷۴ میں فاخرہ راحت بنت محمد صادق صاحب قوم ماگر پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۲۶ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی ۴ گرام مالیتی ۱۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد (۱۰۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فاخرہ راحت کوارٹر ۲۶ تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد محمود طاہر وصیت نمبر ۲۵۹۳۸ برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ والد موصیہ

"لجنہ اماء اللہ کے سپرد جو کام ہیں، ان کا جو پروگرام ہے اس میں پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ ہر عورت کلام الٰہی اور اس کی سچی اور حقیقی تفسیر کا علم حاصل کرے۔" (خطاب لجنہ اماء اللہ۔ الفضل ۵ فروری ۶۹ء ص ۹)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی ربوہ)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۴۴۳

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بہترین معطر دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ
(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

جرمنی و فرانس کے تمام ہومیوپیتھک کورسز مثلاً L، M، PK، R نمبرز اب سیل بند پیکنگ کے علاوہ آپ اپنی ضرورت کیمطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں

ہوالشافی
بہتر تشخیص .... مناسب علاج
جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S_R.H.M.P.
کلینک کے اوقات
صبح 10.00 تا 1.00
شام مغرب تا عشاء

جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
3- بلال مارکیٹ۔ ربوہ
فون کلینک (04524) 212399
فون گھر (04524) 211399

خبریں

ربوہ : 2- اکتوبر-1994ء
دن کو گرمی اور رات کو سردی کا احساس ہوتا ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن نے حکومت کے خلاف اپنی مہم کے اگلے مرحلے کے لئے ۱۱- اکتوبر کو پہیہ جام ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے- اپوزیشن نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ۶- اکتوبر کو پارلیمانی کنونشن میں ملکی ترقی‘ عوامی فلاح و بہبود‘ آئین کی عمل داری و پاسداری‘ عدلیہ اور دیگر اداروں کو کرپشن سے پاک کرنے اور انتخابی تبدیلیوں پر مشتمل انقلابی اصلاح کا پیکیج پیش کیا جائے گا- مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ "تحریک نجات" کے اب تک کے تمام مراحل کامیابی سے طے ہوئے ہیں- ان میں خیبر سے کراچی تک کے عوام نے بھرپور شرکت کی ہے- عوام کا جوش و خروش یہ بتا رہا ہے کہ قوم بے نظیر بھٹو کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہڑتالوں کی کالیں دینے والوں کو عوام نے مسترد کر دیا ہے- نواز شریف کو چاہئے کہ وہ نوشتہ دیوار پڑھ لیں- انہوں نے کہا کہ ہم ہارس ٹریڈنگ کے خلاف ہیں- اگر کوئی اپنے قائدین کی منفی سیاست کے باعث مثبت جمہوری کردار ادا کرے گا تو اس کا خیر مقدم کیا جائے گا- اپوزیشن کے صرف چند ارکان اقتدار کے غم میں دبلے ہو رہے ہیں- قوم کی دولت لوٹنے والوں کو غم ہے کہ لوگ خوشحال ہو گئے تو ان کی منفی سیاست کی دوکان کون چمکائے گا- مسائل کے حل کا پہیہ چلنے والا ہے- دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی- انہوں نے کہا ہے کہ اپوزیشن سے مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں لیکن انہیں قومی دولت واپس نہ لینے سے مشروط نہیں کیا جاسکتا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن اپنی منفی طرز سیاست ترک کر دے تو ہم اسے سینے سے لگانے کو تیار ہیں-

○ پنجاب کے سینیئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ صورت حال اب بدل گئی ہے اب کوئی اپوزیشن رکن استعفیٰ نہیں دے گا- کئی ارکان ہمارے ساتھ ہیں فارورڈ بلاک بھی بن رہا ہے- نواز شریف کو چاہئے کہ وہ شکست تسلیم کر کے مذاکرات کریں-

○ زراعت کی ٹاسک فورس کے چیئرمین شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ کپاس کے چھوٹے کاشت کاروں اور کسانوں کو ان کی محنت کا صحیح معاوضہ دلوانے کے لئے انہیں صنعت کاروں کے "ٹیکسٹائل مافیا" سے نجات دلانے کی ضرورت ہے جس نے ۱۵ سال سے کاشتکاروں کو ان کی جائز قیمتیں نہیں دیں- انہوں نے کہا کہ امید ہے اس سال کپاس کی پیداوار کا ہدف پورا کر لیا جائے گا-

○ بھارتی حکومت نے کشمیری حریت پسند رہنماؤں علی گیلانی اور عبدالغنی لون کو رہا کر دیا ہے- پیپلز لیگ کے شبیر شاہ کی رہائی کا بھی جلد امکان ہے سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ اس سے مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کی راہ ہموار ہو گی-

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہماری قرارداد منظور ہونے کا امکان نہیں ہے- جنرل اسمبلی کے پونے دو سو ارکان میں سے صرف ۱۵- ۱۶ ہمارے حامی ہیں- اتنے ہی بھارت کے حامی ہیں- باقی سب غیر جانبدار ہیں- قرارداد منظور بھی ہو گئی تو سلامتی کونسل میں ویٹو ہو سکتی ہے-

○ کراچی میں تازہ آپریشن کے بعد بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد ہوا ہے یہ آپریشن شاہ فیصل کالونی اور نتھا خان گوٹھ میں کیا گیا- چوری کی متعدد گاڑیاں بھی برآمد ہوئیں- پکڑے گئے ہتھیاروں میں ۵۴۰ ہتھیار اور ۱۵۰۰ گولیاں شامل ہیں- ایک سکول میں‘ شادی کی تقریب میں اور پولیس کی گاڑی پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی- پولیس سے مقابلے میں ایک ڈاکو ہلاک کر دیا گیا-

○ جماعت اسلامی‘ سپاہ صحابہ‘ جمعیت علمائے اسلام‘ جمعیت علمائے پاکستان اور تحریک استقلال نے پہیہ جام ہڑتال میں شریک ہونے کی نواز شریف کی اپیل مسترد کر دی-

○ بھارتی طاعون اپنے ملک کی سرحد عبور کر کے سری لنکا پہنچ گئی ہے- سورت میں مریضوں کی تعداد ۵۸۳ ہو گئی متحدہ عرب امارات نے بھارتی باشندوں کی چھٹیاں اور عارضی ویزے دینے کی کارروائی معطل کر دی- امریکہ کے متعدد ہوائی اڈوں پر بھارت سے آنے والے مسافروں کے لئے کیمپ قائم ہو گئے- دہلی کے ہسپتالوں میں روزانہ ہزاروں لوگ چیک اپ کروا رہے ہیں- تاہم عالمی ادارہ صحت نے یقین دلایا ہے کہ ۲ ہفتے کے اندر اندر وباء ختم ہو جائے گی-

○ سری نگر میں بھارتی فوج نے ۹ مکانات جلا دیئے- بارہ مولا میں بھی متعدد دکانیں جل گئیں-

○ ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم نے بھارت میں طاعون کے باعث اپنا دورہ ملتوی کر دیا ہے نئی تاریخوں کا اعلان جلد کیا جائے گا-

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک خواتین و حضرات کیلئے
ایک سالہ ڈاکٹرز حکماء نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M
ڈپلومہ کورس لبعد میں 6 ماہ کا M.D.E.H کورس-
J.S.C
ادویات دستیاب ہیں
خصوصیات : کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنیکی سہولت
ریگولر کلاسز : افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ 15/- منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ)
158/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888

GOOD NEWS
بہترین خوشخبری
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 21287
بشارت احمد خان

مفید اور موثر دوائیں
• مرہم ترتیاق اعظم • نور نظر • زدجام عشق
• معجون مفرح اعظم یاقوتی • لبوب کبیر
• خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
• دواء المسک معتدل
نہایت خالص اور مکمل اجزاء کیساتھ خصوصی نگرانی میں تیار کردہ دستیاب ہیں
منیجر خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ)
ربوہ فون: 211536

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنَّاصِر
الرحیم
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی- فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299